غیر سامی بانیان مذاہب کی تقدیس: مسلم فکر کا مطالعہ

SANCTITY OF THE FOUNDERS OF THE NON-SEMITIC RELIGIONS: A STUDY OF MUSLIM THOUGHTS

حافظہ ام سلمہ*

Abstract:
The present paper is an attempt to discuss the holiness or sanctity of the founders of Non-Semitic religions in Muslim thoughts. It has been tried to explore the fatwa literature regarding the sanctity of the founders and holy persons of Hinduism, Buddhism and Zoroastrianism. Most of these fatwas are given by the eminent scholars of Indian subcontinent. It is interesting the Muslim scholars are of the view that the respect of the founders of the non-Semitic religions is also obligatory as it is for the founders of all religions of Ibrahimic tradition. This study helps us to promote tolerance and harmony in the multi-religious and pluralistic global society.
Keywords: Holiness, Sanctity, non-Semitic religions, Fatwa literature of Indian Subcontinent.

ارتقاء تمدن کے ساتھ ساتھ جب انسان نے خانہ بدوشی چھوڑ کر ایک جگہ اقامت اختیار کی اور سماجی و معاشی فلاح میں مصروف ہو گیا تو اس نے اغراض و مشاغل کے لحاظ سے مختلف مذاہب تشکیل دیئے۔ ہر دین مذہب یا نظریہ زندگی کسی داعی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جس درجے میں اس دین کی اصلی اور ابتدائی تعلیمات سے اس کے متوسلین وابستگی قائم رکھتے ہیں۔ اسی نسبت سے وہ بانیان مذاہب کی صحیح حیثیت و مقام سے آگاہ رہتے ہیں۔ ان بانیان مذاہب کی حرمت کو اُجاگر کرنے کے لیے ہر مذہب کے صحائف میں ان کی تقدیس کا واضح حکم دیا گیا ہے کیونکہ غیر سامی مذاہب کی بنیاد بت پرستی، ستارہ پرستی اور اصنام پرستی پر قائم ہوتی ہے۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ نے ان کو شبہ اہل کتاب کہا ہے۔

موضوع سوال یہ ہے کہ غیر سامی مذاہب کے بانیان کی تقدیس کے تعین کے لیے مسلم فکر کا نقطہ نظر کیا ہے۔ کیا زرتشت، رام چندر، کرشن، مہاتما بدھ، منصب نبوت کے درجہ پر فائز ہیں؟ اور کیا ان کی تقدیس قرآن

---

* پی ایچ۔ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

** اس امر کا اعتراف لازم ہے کہ اس مقالہ کو مرتب کرنے میں میرے نگران مقالہ پروفیسر ڈاکٹر غلام شمس الرحمٰن، صدر شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد نے خاص طور پر راہنمائی کی۔ جس پر میں ان کی ممنون ہوں۔

وسنت سے لازم ہے؟ اس موضوع پر تحقیق کے لئے چند بنیادی سوالات کو مد نظر رکھا جائے گا اور مسلم فکر کا نقطہ نظر بیان کیا جائے گا۔ درج ذیل سوالات موضوع تحقیق ہیں:

۱. گوتم بدھ کو نبی کہنا درست ہے کہ نہیں؟ مسئلہ یہ اٹھایا گیا کہ ایک شخص گوتم بدھ کو نبی کہہ رہا ہے۔ دوسرا انہیں ہندو کہتا ہے تو صحیح نظریہ کیا ہے۔ اور کیا ان کی عزت واحترام مسلمانوں پر لازم ہے؟

۲. رام چندر اور کرشن جی کا رسول ہونا شریعت مطہرہ کی رو سے ثابت ہے کہ انہیں اور کیا مسلمان ان کو اسلامی عقیدہ میں شامل کرتے ہیں؟ کیا ہندوؤں کو اہل کتاب کہا جا سکتا ہے ایک شخص رام چندر کو اللہ کا رسول اور وید کو آسمانی کتاب بتاتا ہے کیا اس شخص کے کہنے کے مطابق وید آسمانی کتاب ہے؟

اگر کسی مذہب کا امام یا کوئی انسان عام مجلس میں یہ کہے کہ ہندوؤں کے رام چندر، لچھمن، کو بُرا انہیں کہنا چاہیے کہ وہ نبی ہو سکتا ہے۔ (اور ان الفاظوں کے کہنے والے کو کیا کہیں گے۔ مومن یا کافر)؟

اس ضمن میں سب سے پہلے تقدیس کا مفہوم بیان کرتے ہوئے غیر مسلموں کی تقسیم کے حوالے سے گفتگو کی جائے گی؟ اور مسلم فکر کا نقطہ نظر تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

تقدیس کا مفہوم

عربی لغت میں تقدیس "ق د س" مشتق ہے۔ تقدس عربی زبان سے اسم مشتق اور ثلاثی مزید فیہ کے باب تفصیل سے مصدر رہے۔[۱] تقدیس کے معنی پاک ہونا، خالص ہونا یعنی یہ اس درجہ کے لوگ ہوتے ہیں جن کا تقدس یا زہد اور پاکیزگی مسلم ہوتی ہے۔[۲] انسائیکلوپیڈیا ریلیجن اینڈ ایتھکس میں بھی تقدیس کو پرہیز گاری، اور زہد کے معنی میں لکھا گیا ہے۔[۳] گویا تقدیس خدا کے حکم سے خاص لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ دورِ حاضر میں بین المذاہب ہم آہنگی نے تقدس نبوت کے لئے مذہب سے منسلک روایات کو ترجیح دی ہے۔

دنیا کے مختلف مذاہب: تاریخی پس منظر کی روشنی میں دنیا میں مختلف مذاہب کی تعلیمات میں تبدیلی رونما ہوتی رہی ہے عرب کے مشرق میں عراق اور ایران کے ملک تھے جہاں ایرانی قوم آباد تھی اور یہ آگ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ایران کے مشرق میں ہندوستان کا عظیم ملک واقع تھا جہاں کے لوگ خود کو الہامی مذہب کا پیرو کہتے تھے اور دعویدار تھے کہ ان کی مذہبی کتابیں جن 'وید' کہا جاتا ہے خدا کا کلام ہیں لیکن اس کے باوجود ہندوؤں نے ایک اللہ کو چھوڑ کر بے شمار خدا بنا لیے تھے۔ وسط ایشا سے لے کر بحر الکاہل کے ساحل تک جو ملک آباد تھے ان میں چین اور جاپان مشہور ممالک ہیں اور ان میں آباد قوم بدھ مت کے پیروکار ہیں۔ بدھ مت ہندوستان سے ہی کوچ کر کے ان ملکوں میں پہنچا اور اسلام کی آمد تک یہ لوگ بت پرستی کرتے ہوئے مہاتما بدھ کی پوجا کرنے لگے۔

قرآن پاک کے مطالعہ سے بنیادی طور پر غیر مسلموں کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے۔ وہ جو اصلاً آسمانی مذاہب کے بانیان کے مدعی تھے۔ یہ اہل کتاب تھے دوسرا درجہ ان غیر مسلموں کا رکھا گیا جن کو فقہائے کرام نے شبہ اہل کتاب قرار دیا۔ یعنی وہ غیر مسلم جو بعض اعتبارات سے اہل کتاب کے مشابہ تھے۔ ایسے غیر مسلموں سے مسلمانوں کا واسطہ رسول کے ہی عہد مبارک میں پڑ چکا تھا۔ (یہ لوگ مجوسی اور آتش پرست تھے)۔ سن ۹ ہجری میں پہلی بار بحرین سے کچھ لوگ اسلام قبول کرنے کی غرض سے مدینہ حاضر ہوئے اور حضور اکرم ﷺ سے گفتگو کی تو انہوں نے پوچھا ہمارے علاقے میں مجوسی اور آتش پرست بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجوسیوں کے ساتھ وہی معاملہ اور طرزِ عمل رکھو جو اہل کتاب کے ساتھ رکھتے ہو۔ ماسوائے کہ ان ذبیحہ نہ کھاؤ اور نہ ان کی عورتوں سے نکاح کرو۔"(۴)

لہٰذا باقی تمام معاملات میں ان کی حیثیت اہل کتاب سی ہو گی۔ یہ تو وہ لوگ تھے جو عرب کے گرد نواح سے میں بستے تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ غیر سامی مذاہب جو کہ فارس، ہندوستان اور چین میں پائے جاتے ہیں ان کے بانیان مذاہب کے حوالے سے مسلم فکر کا نظریہ کیا ہے۔ جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو سوال یہ پیدا ہوا کہ یہاں کے غیر مسلموں کے بارے میں طے کیا جائے۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ اہل کتاب ہیں اور کچھ کا خیال تھا کہ عرب کی طرح بت پرست ہیں۔ کیونکہ بدھ مت، ہندومت، زرتشت میں کئی خداؤں کا عقیدہ تھا اور بت پرستی کے باوجود ان مذاہب میں بانیان ادیان کے متعلق کوئی تاریخی شواہد بھی موجود نہیں تھے۔ پس یوں تو بنیادی طور پر قرآن مجید میں ان تمام بانیان ادیان کے تقدس کی ثقاہت کے لیے کثرت سے آیت مبارکہ کا تذکرہ موجود ہے۔ لیکن اختصار کے پیش نظر مقالہ میں ان آیات کو پیش کیا جائے گا جنہیں آئمہ کرام نے انبیاء کرام کی بعثت وتقدس کے نقطہ نظر سے فتاویٰ کے لیے مخصوص کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ(۵)

(اور دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جس میں ڈرانے والا رسول نہ گزرا ہو۔)

ارشاد باری تعالیٰ:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ(۶)

(اور اے پیغمبر آپ سے پہلے ہم نے کتنے ہی پیغمبر بھیجے۔ ان میں سے بعض کے حالات ہم نے آپ کو بتائے اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات آپ کو نہیں سنائے۔)

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ(۷)

(ہم نے ان رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کرتے۔ ہم خدا کے فرمانبردار ہیں۔)

غیر سامی بانیان مذاہب کی تقدیس مسلم فکر کا مطالعہ

فتاویٰ تاتار خانیہ میں مصنف اس سوال کو زیر بحث لائے کہ کیا ہندوؤں کے بانی رام چندر جی رسول ہیں اور کیا وید آسمانی کتاب ہے؟ کیا ہندوؤں کو بھی اہل کتاب کی صفت میں شامل کیا جا سکتا ہے اور فقہی لحاظ سے اس بارے میں کیا اقدام اٹھانا چاہیے؟ مصنف اس بارے میں اپنا نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ نہ تو رام چندر کی نبوت ثابت ہوئی اور نہ ہی نبوت کی علامات اور نشانات کا رام جی کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔(۸)

النبي من اوحی الیه وحیاً خاصاً من الله تعالیٰ بتوسط ملک اؤ بالهام فی قبله أو بالرویأ الصالحة وقد ختمت النبوه وانقطع الوحی الخاتم الانبیاء، محمد ﷺ(۹)

اب سوال یہ ہے کہ ہندوؤں کے وید آسمانی کتاب ہے یا نہیں اگر آسمانی کتاب نہیں تو اس کی دلیل کیا ہے۔

صاحب فتاوی کہتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے کتاب رسول کو دی جاتی ہے اور جن لوگوں کی طرف یہ وید منسوب ہیں۔ ان کے نبی ہونے کے متعلق کوئی دلیل شرعی موجود نہیں۔ لہٰذا ان ویدوں کے متعلق جب تک کوئی دلیل شرعی نہ ہو ان کو آسمانی کتاب نہیں مانا جائے گا۔ شرعی دلیل کا ہونا لازم ہے۔ اور شریعت میں ویدوں کے بارے میں کسی قسم کی وضاحت درج نہیں۔ نہ اس بات کی وضاحت ہے کہ یہ آسمانی کتابیں ہیں اور نہ اس بات کی وضاحت ہے کہ یہ کتابیں فلاں فلاں نبی پر نازل ہوئیں۔(۱۰)

اس طرح فتاوی قاسمیہ میں مصنف نے اس سوال کا جواب آیت کریمہ ولکل قوم ھاد (الرعد:۷) کی دلیل میں دیا ہے کہ قرآن وسنت سے صراحتاً ودلالۃً کسی بھی طرح رام چندر جی کی رسالت اور وید کا آسمانی کتاب ہونا ثابت نہیں۔ لیکن اس آیت کی دلیل میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں جو بھی قوم شروع سے رہتی آتی ہے۔(۱۱) ان میں بھی کوئی ہادی آئے ہوں اور آسمانی کتاب بھی اتری ہوں جو صرف امکان کی حد تک ہے۔ نہ رام چندر جی کی رسالت یقینی ہو سکتی ہے اور نہ وید کا آسمانی کتاب ہونا اور نہ ہندوؤں کی اہل کتاب تسلیم کر کے ان کی عورتوں سے نکاح اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کو اس قسم کی مشتبہ باتوں سے دور رہنا چاہیے۔ گو کہ زیر نظر سوال وجواب کی نوعیت کلامی ہے لیکن یہ محض نظری بحث ہی نہیں بلکہ صاحب فتاویٰ کا سماجی نقطہ نظر ہے۔(۱۲) گوتم بدھ جو کہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے ان کی پیدائش پر ایک نجومی نے پشین گوئی کی تھی کہ

انہوں نے دنیا کے مصائب کا مشاہدہ کر لیا تو تارک الدنیا ہو جائیں گے ورنہ ان کی قسمت میں دنیا کی بادشاہت ہے۔(۱۳)

صاحب فتاویٰ قاسمیہ اگلا سوال پیش کرتے ہوئے کہ گوتم بدھ کو نبی کہنا درست ہے کہ نہیں کہ اگر ایک شخص گوتم بدھ کو نبی کہہ رہا ہے۔ دوسرا انہیں ہندو کہتا ہے تو صحیح نظریہ کیا ہے۔ صاحب مصنف علمی جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ تمام انبیاء پر اجمالاً ایمان لانا ہر ایک مسلمان پر ضروری ہے اور جن کی نبوت کا ثبوت قرآن اور احادیث شریعہ میں کہیں بھی نہیں ہے اس لیے گوتم بدھ کو نبی نہیں کہا جا سکتا۔(۱۴)

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ(۱۵)

لہٰذا اس آیت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسلام دشمن غیر مسلموں اور ان کے بڑوں کو گالی اور برا بھلا کہنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ اور کسی کو بلا سند پیغمبر تسلیم کرنا درست نہیں ہے۔ چاہے راؤما کرشنا یا کوئی دوسرا ہاں البتہ غیر مسلم رام کرشن کو اپنے دھرم میں پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے لیے درست نہیں ہے کہ رام کرشنا کو پیغمبر مانیں اس لیے رام کرشنا کو زانی یا اس جیسے دوسرے الفاظ سے یاد کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

تقدیس بانیان مذاہب (فقہاء کی آراء)

فقہی تناظر میں آئمہ وفقہائے اسلام کے ان عظیم اور تاریخی فیصلوں کو مختصراً ذکر کریں گے جو انہوں نے اپنے ادوار میں ناموس رسالت کا محافظ بن کر اور اپنا دینی و ملی فریضہ سمجھ کر صادر فرمائے۔ فقہاء کرام نے ان تمام چھوٹی چھوٹی جزئیات کو بھی بیان کیا ہے۔ جس کے غلط استعمال سے انسان گستاخی رسول ﷺ کا مرتکب ہو۔ قاضی عیاض نے الشفا میں انبیاء کرم کے تقدس کے حوالے ایک الگ فصل قائم کی ہے۔ قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) فرماتے ہیں: جو دیگر انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کی شان میں گستاخی کرے ان کی توہین کرے یا ان کے لائے ہوئے احکام کو جھٹلائے یا ان کا انکار کرے اس کا حکم وہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ کو جھٹلانے کا ہے اور اسکا حوالہ وہ قرآن کی سورہ النساء کی آیت ۱۵۰ سے پیش کرتے ہیں۔(۱۶) پھر فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کی تکذیب کرے یا ان پر عیب لگائے یا کسی نبی کی برات کا اظہار کرے تو وہ مرتد ہے۔(۱۷)

اس پر تفصیل سے بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ سارے احکام اس شخص کے بارے میں جو بحیثیت مجموعی ان تمام انبیاء و ملائکہ کے متعلق گستاخانہ کلام کرے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نص بیان کر دیا ہے لیکن بعض کا ذکر قرآن میں نہیں ہے لیکن ان کا وجود اخبار و احادیث سے ثابت ہے اور وہ فرشتے یا نبی جن کا تعین نہ حدیث سے اور نہ اجماع سے منعقد ہوا ہے۔ کہ وہ فرشتے ہیں یا نبی ہیں۔ لیکن اہل الراس کی طرف نبی مبعوث ہوئے تھے اور زرتشت جن کے بارے میں مجوسی اور مورخین کہتے ہیں کہ وہ نبی تھے (یونانیوں نے بھی زرتشت کو

مجوسی قرار دیا ہے) تو ان کی شان میں گستاخی کرنے والے کا حکم وہ نہیں ہے۔ (یعنی اس کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان کو وہ مقام حاصل نہیں ہے جو ان انبیاء اور ملائکہ کو حاصل ہے جن کا ذکر قرآن اور اجماع میں ہے البتہ اگر کوئی عیب لگائے جو اس کی سزا تنقیص کے اعتبار سے تعین ہو گا۔[۱۸]

علامہ التمر تاشی الحنفی لکھتے ہیں:

وکل مسلم ارتد فتوبة مقبولة الا الکافر بسب نبی[۱۹]

(ہر مسلمان جو مرتد ہو جائے اس کی توبہ قبول ہو گی مگر وہ شخص جو کسی نبی کی توہین کر کے کافر ہو تو اس کی توبہ قبول نہیں ہو گی۔)

اس کی شرح میں علامہ الحصکفی لکھتے ہیں:

(والکافر بسب نبی) من الانبیاء فانه یقتل حداً ولا تقبل توبته مطلقا[۲۰]

(جو بھی شخص انبیاء میں سے کسی بھی نبی کی توہین کر کے کافر ہو اسے حداً قتل کیا جائے گا اور مطلقاً اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔)

عبد الرحمن الجزیری (م ۱۳۶۰) کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ (جو چاروں آئمہ فقہ کے مذاہب کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے) فرماتے ہیں اگر کوئی شخص کہے کہ نبوت ایک اکتسابی شئے ہے اور ریاضت سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تو یہ کفر ہے کیونکہ اس میں نبی کریم کے بعد بھی کسی اور نبی کے آن کا امکان ظاہر ہوتا ہے اس کے علاوہ ایسے نبی کو گالی دینا جس کی نبوت پر تمام ملت اسلامیہ کا اتفاق ہو تو یہ بھی کلمہ کفر ہو گا۔ اس طرح کسی نبی میں کسی قسم کا طعن نکالنا، خواہ وہ جسمانی عیب ہو مثلاً انہیں لنگڑا لولا کہنا یا ان کے علم کو ناقص جتلانا یا ان کے اخلاق پر طعنہ زنی کرنا سب کفر کی تعریف میں آتے ہیں۔ کیونکہ ہر نبی ہر لحاظ سے بھی سب انسانوں پر افضل ہوتا ہے۔[۲۱]

اسی بات کو زیر بحث لاتے ہوئے قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں: مذہب ابی حنیفہ کے فتاویٰ میں ہے کہ جو نبی کریم ﷺ یا انبیاء کرام کی توہین کرے اسے قتل کر دیا جائے گا اس کی توبہ قبول نہیں ہو گی برابر ہے کہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔[۲۲]

علامہ شامی صاحب فتاویٰ بزازیہ کے قول کے مطابق لکھتے ہیں امام ابو حنیفہ کا ایک قول یہ بھی ہے کہ ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور اسے حداً قتل کیا جائے گا۔[۲۳] (ایک بات کا خاص خیال کیا جاتا ہے کہ فقہ حنفی میں ہر فتویٰ امام ابو حنیفہ کے قول پر ہی نہیں ہوتا)۔ اسی طرح ذمی اور غیر مسلم کے متعلق فقہاء کرام کا نقطہ نظر کچھ یوں ہے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد کے نزدیک اس شخص کا عہد ٹوٹ جائے گا اور وہ واجب القتل ہو گا جبکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسے شخص کا عہد نہیں ٹوٹے گا لیکن اسے تعزیری سزا دی جائے گی اور جمہور فقہاء احناف کے نزدیک ایسے شخص کی سزا قتل ہو گی۔(۲۴) امام قرطبی کے نزدیک بھی ذمی جب دین میں طعن کرے گا تو امام مالک کے مشہور مذہب کے مطابق اس کا عہد ٹوٹ جائے گا اور یہی امام شافعی کا مسلک ہی ہے۔(۲۵)

درج ذیل سطور سے واضح ہوا کہ آئمہ اربعہ میں فقہائے احناف کے موقف میں صرف اتنا فرق ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بسبب توہین ذمی کا عہد نہیں ٹوٹتا تو لہذا اس پر حد نہیں تعزیری سزا دی جائے گی۔ یاد رہے کہ احناف کے نزدیک تعزیری سزا حد سے بڑھ کے دی جاسکتی ہے۔ لہذا تمام بانیان مذاہب کا تقدیس اسلام میں لازم ہے اور ان کی فضیلت تمام نبی نوع انسان میں مسلم ہیں۔ ابن تیمیہ کے نزدیک جتنا ذکر قرآن میں اہل ذمہ کے ادیان کے بارے میں ہے اور رسولوں کے مخالفین سے جتنا مناظرہ کیا گیا ہے اس میں اصول دین پر گفتگو کی گئی ہے 26 اتنا ذکر نہ تو تورات میں نہ ہی کسی اور مقدس کتاب میں کیا گیا ہے۔

زیر نظر مضمون میں مسلم فکر کی روشنی میں غیر سامی مذاہب کی تقدیس کے متعلق اقوال کا جائزہ لیا گیا ہے ان مسلم فقہائے کرام کے فتاوی جات مسلم اور غیر مسلم لوگوں کے لئے مثبت سوچ متعین کرتے ہیں۔ فقہاء کرام نے کمال و تقویٰ اور ادب کا جو نظریہ پیش کیا ہے۔ وہ کسی بھی مذہبی و غیر مذہبی معاشرے میں اعلیٰ اخلاق اقدار کا پاسداری کا ضامن ہے اور ایمان و بقا کی سلامتی کی خاطر فقہاء کرام نے ایسی تمام چیزوں کی نشاندہی کر دی ہے جو بے ادبی و گستاخی کا سبب بنتی ہیں۔ اس لیے ادب کا تقاضا ہے کہ ہر لحظہ ایسے قول و فعل سے بچا جائے جو بارگاہ نبوت کے ادب اور تقدس کے خلاف ہو مسلمانوں کے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم السلام قابل احترام ہستیاں ہیں ان سب کا احترام واجب ہے۔ ان کی ذات میں گستاخی ان کے ماننے والوں کے لیے دل آزاری کا باعث ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے تمام غیر مسلموں کی اطمینان ہونا چاہئے کہ کسی مسلمان کی طرف سے ان کے مذہبی مقدس ہستیوں کے شان میں کوئی گستاخی نہیں ہو گی۔ اسلام کے شرعی احکامات کے تحت غیر مسلم شہریوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے ان کی عبادت گاہوں گرجے صومعہ، خانقاہ آتش کدہ کی حفاظت کرنا اور پیشوایان مذاہب کے تقدس کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ تعلیم، انصاف اور حقوق کی ادائیگی پر مبنی ایسا معاشرہ قائم کیا جائے جس کا ہر فرد آسودہ اور فرائض سے آگاہ اور دوسرے انسانوں کا قدردان ہو تا کہ گھٹن اور نا آسودگی سے جو ذہنی خلجان پیدا ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں توہین و تذلیل کے جو مظاہرے سامنے آتے ہیں ان سے نجات حاصل کی جاسکے۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ عثمانی، خلیل اشرف، المنجد، دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۸۲۷

۲۔ ابراہیم مصطفیٰ، المعجم الوسیط، مترجم ابن سرور محمد حسین، جلد ۶، ص ۸۶۶

۳۔ انسائیکلوپیڈیا ریلیجن اینڈ ایتھکس، والیم ۶، ص ۱۳۷

۴۔ عبدالرزاق، ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی، المصنف، باب من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصنع بہ تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی، المکتبہ الاسلامیہ بیروت ۱۹۸۳ باب ج ۴، ص ۴۸۸

۵۔ فاطر، ۳۵:۲۴

۶۔ غافر، ۴۰:۷۸

۷۔ آل عمران، ۳:۸۴

۸۔ ابن العلا الحنفی، فتاویٰ تاتار خانیہ (یہ مجموعہ فیروز شاہ تغلق کے دور میں مرتب ہوا اس کے ایک عہدہ دار خان اعظم تاتار خان م ۱۳۹۷) کی خواہش پر فتاوی تاتار خانی مرتب ہوا اسکی درحثیت فقہی انسائیکلو پیڈیا کی ہے جو تیس جلدوں پر مرتب ہے،) کتاب احکام المرتدین، الفیصل شائع فیما یعود الی الانبیاء، کوئٹہ، ج ۵، ص ۴۷۸

۹۔ ایضاً، ص ۴۷۸

۱۰۔ القاسمی شبیر احمد مولانا، فتاویٰ قاسمیہ، بقیہ کتب الایمان، باب ما یتعلق الانبیاء، مکتبہ رشیدیہ، سہارنپور الھند، ۱۴۳۷ھ ج ۲، ص ۱۹۰۔۱۹۱

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ ایضاً، ص ۱۹۴

۱۳۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا، ج ۱۵، ص ۲۶۹

۱۴۔ ابن العلا الحنفی، فتاوی تاتاخانیہ کتاب احکام المرتدین، فیما یعود الی الانبیاء، الفیصل کوئٹہ، ج ۵، ص ۴۷۸

۱۵۔ الانعام، ۶:۱۰۸

۱۶۔ قاضی عیاض، ابو الفضل، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، جلد ۲ ص ۵۳۴

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ محمد بن عبداللہ بن احمد الحنفی، تنویر الابصار (متن ردالمختار)، دارالکتب العلمیہ، بیروت ج ۶ ص ۳۷۰

۲۰۔ الحصکفی، محمد بن علی بن محمد الحنفی، در مختار، ہامش ردالمختار دارلفکر بیروت لبنان ۱۳۸۶ ج ۶، ص ۳۷۰

۲۱۔ الجزیری، عبدالرحمن، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، حمایت اسلام پرنٹنگ پریس لاھور، ۱۹۷۹، جلد پنجم، ص ۵۸۵

۲۲۔ پانی پتی، ثناء اللہ، قاضی، تفسیر مظہری، داراحیاء التراث العربی، ج ا، ص ۱۱۶۱

۲۳۔ محمد امین آفندی الشہیر بابن عابدین، رسائل ابن عابدین، مکتبہ محمودیہ سرکی روڈ کوئٹہ، ج ا ص ۳۲۸

۲۴۔ قرطبی، محمد بن احمد، ابوعبداللہ انصاری، الجامع الاحکام القرآن، داراحیا، التراث، بیروت، ۱۹۸۹، ج ۸ ص ۸۳

۲۵۔ ایضا

26۔ یوسف کوکن عمری، امام ابن تیمیہ، سرگودھا، ذوالنورین اکادمی، اشاعت ۱۹۸۲، ص ۴۵۰